قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 01 جون 2021ء | 19 شوال 1442 ہجری قمری | جلد: 3 | شمارہ: 129

ارشاد باری تعالیٰ

ذٰلِكَ الَّذِیۡ یُبَشِّرُ اللّٰہُ عِبَادَہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی ؕ وَمَنۡ یَّقۡتَرِفۡ حَسَنَۃً نَّزِدۡ لَہٗ فِیۡہَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ شَکُوۡرٌ

(الشوریٰ: 24)

ترجمہ: یہ وہی ہے جس کی اللہ اپنے اُن بندوں کو خوشخبری دیتا رہا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے۔ تُو کہہ دے مَیں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، ہاں تم آپس میں اقرباء کی سی محبت پیدا کرو۔ اور جو کسی (معدوم) نیکی کو اُجاگر کرتا ہے ہم اس میں اسکے لئے مزید حُسن پیدا کر دیں گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بہت ہی شکر قبول کرنے والا ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے

آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے۔ نرمی کو پسند کرتا ہے۔ نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے اُتنا سخت گیری کا نہیں دیتا بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اتنا اجر نہیں دیتا۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة والآداب باب فضل الرفق حدیث نمبر 6601)

فرمان خلیفہ وقت

حضرت امیرالمؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''روایات میں ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک شخص ھبار بن اسود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ پر مکہ سے مدینہ ہجرت کرتے وقت نیزے سے قاتلانہ حملہ کیا۔ آپ اس وقت حاملہ تھیں۔ حملہ کی وجہ سے آپ کا حمل بھی ضائع ہوگیا۔ زخمی بھی ہوئیں، چوٹ لگی اور اس چوٹ کی وجہ سے آپ کی وفات بھی ہوگئی۔ اس جرم کی وجہ سے ھبار کے لئے قتل کی سزا کا فیصلہ ہوا۔ فتح مکہ کے موقع پر یہ شخص بھاگ کر کہیں چلا گیا مگر بعد میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لائے تو ھبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ رحم کی بھیک مانگتا ہوں۔ پہلے میں آپ سے ڈر کر فرار ہوگیا تھا لیکن مجھے آپ کا عفو اور رحم واپس لے آیا ہے۔ اے خدا کے نبی! ہم جاہل تھے، مشرک تھے، خدا نے ہمیں آپ کے ذریعہ ہدایت دی اور ہلاکت سے بچایا۔ مَیں اپنی زیادتیوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس میری جہالت سے صَرف نظر فرماتے ہوئے مجھے معاف فرمائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو معاف فرمادیا اور فرمایا کہ جاا ے ھبار! میں نے تجھے معاف کیا اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے تمہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس جب آپ نے دیکھا کہ اصلاح ہو گئی ہے تو اپنی بیٹی کے قاتل کو بھی معاف فرمادیا۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 23 ستمبر 2016ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 14 تا 20 اکتوبر 2016ء صفحہ 7)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

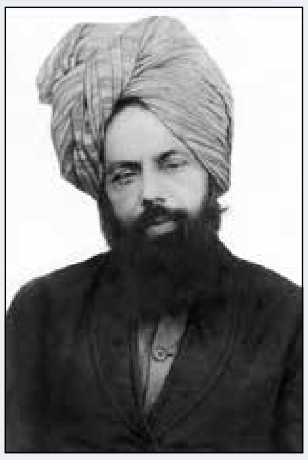

غضب اور حکمت ہر دو جمع نہیں ہو سکتے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پُورا جنون ہوسکتا ہے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 126-127۔ ایڈیشن 1984ء)

جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصّہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بُردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اُس کو ایک نُور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل وفکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نُور سے نُور پیدا ہوتا ہے۔ غصّہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں۔ اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 180۔ ایڈیشن 1984ء)

نقصان پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کہ اُس نے کسی بڑے نقصان سے بچالیا

خان اکبر صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب ہم وطن چھوڑ کر قادیان آ گئے تو ہم کو حضرت اقدسؑ نے اپنے مکان میں ٹھہرایا۔ حضورؑ کا قاعدہ یہ تھا کہ رات کو عموماً موم بتی جلا لیا کرتے تھے۔ اور بہت سی موم بتیاں اکٹھی روشن کر دیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ جن دنوں میں میں آیا میری لڑکی بہت چھوٹی تھی ایک دفعہ حضرت اقدسؑ کے کمرے میں بتی جلا کر رکھ آئی، اتفاق ایسا ہوا کہ وہ بتی گر پڑی۔ اور حضورؑ کی کتابوں کے بہت سارے مسودات اور چند اور چیزیں جل گئیں اور نقصان ہوگیا۔ تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ یہ تو سارا نقصان ہو گیا ہے۔ سب کو بہت سخت پریشانی اور گھبراہٹ شروع ہوگئی یہ کہتے ہیں کہ میری بیوی اور لڑکی بھی بہت پریشان تھی کہ حضورؑ اپنی کتابوں کے مسودات بڑی احتیاط سے رکھا کرتے تھے وہ سارے جل گئے ہیں لیکن جب حضورؑ کو اس بات کا علم ہوا تو کچھ نہیں فرمایا:

''خیر! ایسے واقعات ہوہی جاتے ہیں مکان بچ گیا۔''

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جلد اول صفحہ 100)

اس شمارہ میں

- نہ کچھ قوت رہی ہے جسم وجاں میں (منظوم)
- راہیان دربار خلافت
- جامعۃ المبشرین سیرالیون میں سیمینار
- جماعت احمدیہ مالٹا کی خدمت انسانیت

دربارِ خلافت

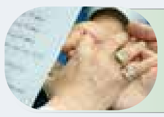

رؤیا میں خدا تعالیٰ کی رہنمائی کے نتیجہ میں بیعت کرنیوالے احباب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پھر شمس الدین صدیق صاحب ہیں کردستان کے۔ کہتے ہیں میں نے پچیس سال قبل خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چاند کے اندر بیٹھے ہوئے آسمان سے اترتے دیکھا تھا۔ اب ایم۔ ٹی۔ اے دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ کے چاند سے اترنے کی تعبیر یہی ایم۔ ٹی۔ اے ہے۔ اور میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ پھر عراق کے عبدالرحیم صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کچھ عرصہ قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے کہتے ہیں کہ تم ہمارے آدمی ہو لہٰذا تمہیں بیعت کر لینی چاہئے۔ اس پر مجھے انہوں نے خط لکھا تھا کہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتا ہوں اسے قبول کریں۔ مصر کے ایک محمد احمد صاحب ہیں، کہتے ہیں کہ بیعت سے پہلے میں اندھیروں میں بھٹک رہا تھا کیونکہ یہ نام نہاد علماء ایسے فتوے جاری کرتے ہیں جنہیں عقل ماننے کے لئے تیار نہیں۔ باوجودیکہ یہ سب لوگ معترف ہیں کہ کوئی مصلح آنا چاہئے اور دعائیں بھی کرتے ہیں لیکن مسلمانوں کی حالت ابتر ہی ہوتی جاتی ہے۔ دوسرے مسلمانوں کی طرح مَیں بھی مختلف وساوس اور شکوک میں گرفتار تھا کہ میں نماز کیوں پڑھتا ہوں۔ کیوں مسلمان ہوں؟ اس کائنات کا خالق ہے کہ نہیں؟ مسلمانوں کا اتحاد کیسے ہو گا؟ ان سب سوالوں کا کوئی شافی جواب مجھے کہیں نہیں ملتا تھا۔ میں نے مختلف چینل گھمانے شروع کئے کہ شاید عیسائیت میں کوئی تسلی ملے یا شیعوں کے پاس کوئی حل ہو تو اچانک ایم۔ ٹی۔ اے العربیہ مل گیا جہاں کچھ اجنبی لوگ نظر آئے جو مسلمانوں سے مشابہ تھے لیکن ان کی باتیں اجنبی تھیں، لیکن تھیں قرآنِ کریم کے مطابق۔ کہتے ہیں ان کا چینل اسلامی تھا لیکن ان کا اسلام میرے لئے اجنبی تھا اور کہنے والے کہتے تھے کہ ہمارا امام مہدی ظاہر ہو چکا ہے اور وہی مسیح موعود ہے جو قاتلِ دجال ہے۔ وہی قرآن کے نور سے حَکم اور عَدل ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی وحی کے ذریعے مہدی کا لقب پانے والا ہے اور وحی منقطع نہیں ہوئی، وغیرہ وغیرہ۔ کہتے ہیں یہ ساری باتیں سن کر اور ان میں گہرے غور و فکر کے نتیجے میں چند دن تک میرا سر چکرانے لگا کہ مَیں کیا سُن رہا ہوں۔ پھر جب توازن بحال ہوا تو دل نے فتویٰ دیا کہ مزید پروگرام دیکھنے چاہئیں۔ لیکن ساتھ یہ خیال بھی آتا تھا کہ بہت سے علماء کہلانے والے ان لوگوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اس عرصے میں وہ تحقیق بھی کرتے رہے، علماء سے پوچھتے رہے۔ انہوں نے کہا یہ لوگ تو کافر ہیں۔ کہتے ہیں پھر مجھے خیال آیا کہ تکذیب تو سب نبیوں کی ہوئی ہے، اُنہیں جادوگر اور مجنون کہا گیا ہے، خود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے ہیں کہ اُمت فرقوں میں بٹ جائے گی، اسلام اجنبی ہونے کی حالت میں شروع ہوا اور پھر دوبارہ اجنبی سا ہو جائے گا۔ اور ایسے اجنبیوں کو مبارک ہو۔ پھر ایسی پیشگوئیاں بھی موجود ہیں کہ علماء بہت ہوں گے لیکن فقہاء کم ہوں گے۔ پھر حضور علیہ السلام نے مشکلات کے باوجود امام مہدی کی اتّباع پر بہت زور دیا اور تاکید فرمائی ہے۔ کہتے ہیں آخر میں نے خدا تعالیٰ سے مدد طلب کی۔ دعا کی اور نمازیں پڑھیں، قرآنِ کریم کی تلاوت بکثرت شروع کر دی۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ آپ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم سے ایک جماعت بنائی ہے جس کے آپ امام ہیں اور اس جماعت کا دستور قرآنِ کریم ہے اور قول و فعل میں اس کا اسوہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے اسلام کی سچائی پر زور دیا ہے اور مختلف آراء و اقوال میں سے صحیح کو لیا ہے اور باقی کا غلط ہونا ثابت کیا ہے۔ پھر ان باتوں پر میں نے غور کیا تو ان سب کو پاکیزہ اور ثابت شدہ حقائق پایا جنہیں کوئی جھوٹا شخص بیان نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں ان باتوں کی طرف مائل ہو گیا کیونکہ یہی قرآنِ کریم میں بھی بیان ہوا ہے، یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور اسی پر صحابہ بھی ایمان لائے تھے۔ یہی سنت سے بھی ثابت ہے۔ کہتے ہیں احادیث کو میں نے دیکھا تو مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں نظر آئیں۔ لیکن ایک عام مسلمان جس نے سلف و خلف کی کتب کا مطالعہ نہیں کیا اور صرف علماء سے سنا ہے۔ نہ پہلے لوگوں کا مطالعہ کیا ہے نہ بعد کا، تو یہ باتیں یقیناً اُسے اجنبی معلوم ہوتی ہیں۔ کہتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل درست اور قوی ہیں۔ کہتے ہیں آخری فیصلے کے لئے میں نے استخارہ کیا تو 2007ء رمضان میں دو خوابیں دیکھیں جو مسلسل اللہ تعالیٰ نے دکھائیں۔ جس سے حضور علیہ السلام کی صداقت مجھ پر کھل گئی۔ پہلی خواب میں میں نے دیکھا کہ آپ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کریز نامی ایک سبز رنگ کا پھل کھلا رہے ہیں جس کے نتیجے میں میں نے فوراً بیعت کر لی، اور کہتے ہیں اُس کے بعد پھر میرے حالات بہت بہتر ہو گئے۔

گیمبیا کے ایک صاحب تھے جو وہاں کے نمبردار تھے۔ وہ کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی آتے ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ زمانہ امام مہدی کے ظہور کا ہے اور وہ آ چکا ہے اور ہر دفعہ وہی دو شخص ملتے تھے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ میں ڈاکار میں تھا جو سینیگال کا دارالحکومت ہے یہ خواب دیکھا کہ میرا بھتیجا میرے پاس تیز رفتار گھوڑے

بقیہ صفحہ 8 پر

نہ کچھ قوت رہی ہے جسم و جاں میں

نہ کچھ قوت رہی ہے جسم و جاں میں
نہ باقی ہے اثر میری زباں میں
ہے تیاری سفر کی کارواں میں
مرا دل ہے ابھی خواب گراں میں
نہیں چھٹتی نظر آتی مری جاں
پھنسا ہوں اس طرح قید گراں میں
مزا جو یار پر مرنے میں ہے وہ
نہیں لذت حیات جاوداں میں
ہر اک عارف کے دل پر ہے وہ ظاہر
خدا مخفی نہیں ہے آسماں میں
خدایا درد دل سے ہے یہ خواہش
مرا تو ساتھ دے دونوں جہاں میں
نظر میں کاملوں کی ہے وہ کامل
اترتا ہے جو پورا امتحاں میں
یہی جی ہے کہ پہنچے یار کے پاس
ہے مرغ دل تڑپتا آشیاں میں
جو سنتا ہے پکڑ لیتا ہے دل کو
تڑپ ایسی ہے میری داستاں میں
ندائے دوست آئی کان میں کیا
کہ پھر جاں آ گئی اک نیم جاں میں
کریں کیونکر نہ تیرا شکر یارب
کہ تو نے لے لیا ہم کو اماں میں
ہر اک رنج و بلا سے ہم ہیں محفوظ
مصیبت پڑ رہی ہے گو جہاں میں
ہر اک جا نور سے تیرے منور
ترا ہی جلوہ ہے کون و مکاں میں
کہاں ہے لالہ و گل میں وہ ملتی
جو خوبی ہے مرے اس دلستاں میں
ہے اک مخلوق رب ذوالمنن کی
بھلا طاقت ہی کیا ہے آسماں میں
خدا کا رحم ہونے کو ہے محمود
تغیر ہو رہا ہے آسماں میں

کلام محمود

احمد بلال مغل ۔ مبلغ سلسلہ سکاسو، مالی

راہیان دربار خلافت

مکرم عمر معاذ صاحب کولیبالی، مکرم صدیق دُمبیا صاحب اور مکرم عبد الرحمان کناتے صاحب کا سفر پاکستان

جسمی یطیر الیك من شوق علا
میرا جسم تو شوق غالب سے تیری جانب پرواز کرنا چاہتا ہے

تاریخ مذاہب کی اگر ورق گردانی کی جائے تو اس کے ابواب عشق و وفا کی عظیم داستانوں سے بھرے پڑے ہیں جن میں عاشقوں اور وفا شعاروں نے اپنے محبوبین کی محبت اور ان کی ایک جھلک کی خاطر اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر رکھ کر ہزاروں کوس کے اسفار طے کئے۔ ان اسفار میں کہیں وہ پیادہ نظر آئے اور کہیں انہوں نے قید و بند کی صعوبتوں کو برداشت کیا، کہیں فاقہ کشیوں نے ان کا استقبال کیا تو کہیں درندوں نے انہیں زخمی کیا اور کہیں جوتوں کی جگہ بوسیدہ کپڑے پاؤں پر باندھ کر ان راہیان عشق و وفا نے اپنی منزل کی جانب سفر کو جاری رکھا۔ ایسا ہی ایک سفر خلافت احمدیہ سے سچی محبت اور خلیفۃ المسیح کے دیدار کی خاطر مکرم عمر معاذ صاحب کولیبالی، مکرم صدیق دُمبیا صاحب اور مکرم عبد الرحمان کناتے صاحب نے افریقہ سے پاکستان تک کا کیا۔

یہ وہ عظیم الشان سفر تھا جو جہاں اللہ تعالیٰ کے زندہ معجزات اور نشانات کا شاہد ہے وہاں یہ آنحضور ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کی عملی تفسیر ہے جس میں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مسیح کو میرا سلام کہنا اور اس کی بیعت کرنا خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں پر گھٹنوں کے بل جانا پڑے۔

آئیوری کوسٹ میں بیعت کرنے کے بعد مکرم عمر معاذ صاحب کولیبالی کی دوستی دو احمدی اساتذہ مکرم صدیق دُمبیا صاحب اور مکرم عبد الرحمان کناتے صاحب سے ہوگئی۔ ایک روز مکرم عمر معاذ صاحب کولیبالی نے دربار خلافت احمدیہ پر حاضری دینے اور زیارت خلیفۃ المہدی کی شدید خواہش کا اظہار کیا۔ آپ کے دونوں ساتھی جو کہ اسی قسم کی خواہش رکھتے تھے فوراً اس کے لئے آمادہ ہو گئے۔

کچھ عرصہ بعد رمضان المبارک کا رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ شروع ہوگیا۔ اس مہینہ میں مکرم عمر معاذ صاحب کولیبالی اور آپ کے ساتھیوں نے دل گدازی سے دعائیں کیں اور استخارہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی طلب کی اور ان دعاؤں میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے راستہ کے اختیار کرنے سے متعلق بھی رہنمائی طلب کرتے رہے۔ رمضان المبارک کے آخر پر اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ سے مکرم صدیق دُمبیا صاحب کو آپ تینوں کے سفر سے متعلق رہنمائی کی۔

مکرم صدیق دمبیا صاحب کی مبشر رؤیا

مکرم صدیق دمبیا صاحب نے رؤیا میں دیکھا کہ ان کے سفر کا آغاز آئیوری کوسٹ سے ہوا جس کے بعد وہ گھانا، ٹوگو، بینن، نائیجیریا اور کیمرون کی سرحد پر دریا کو عبور کرتے ہوئے چاڈ میں داخل ہوئے۔ خواب میں چاڈ پہنچنے پر ایک افریقی نوجوان دوست نے ان کا استقبال کیا۔ اس نوجوان نے ان سے منزل مقصود کے بارہ میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ لیبیا جارہے ہیں۔ رؤیا میں دیکھا کہ اس نوجوان نے مدد کے طور پر دس ہزار فرانک سیفا آپ لوگوں کو دیئے مگر پھر تھوڑی دیر کے بعد ناراض ہونے پر رقم کی واپسی کا مطالبہ کر دیا۔ مکرم صدیق دمبیا صاحب نے جب اپنا خواب مکرم عمر معاذ صاحب کولیبالی اور مکرم عبد الرحمان کناتے صاحب کو بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ بہت مبارک خواب ہے اور اس میں سفر سے متعلق رہنمائی بھی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائیہ خط

مکرم عمر معاذ صاحب کولیبالی اور آپ کے دوستوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو اس سفر کے لئے دعائیہ خط لکھا جس میں سفر کا ارادہ اور دعا کی درخواست کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خط کا بہت خوبصورت جواب بجھوایا جس میں بہت سی دعائیں سفر کے لئے لکھی تھیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے سفر کو مبارک کرے اور راستے کی تمام مشکلات آسان کر دے۔ خلیفہ وقت کے دعاؤں بھرے خط نے آپ تینوں کے ارادوں میں نئی روح پھونک دی۔

آپ تینوں نے ایک اندازہ لگایا کہ تقریباً 10 سال کے عرصہ میں پاکستان تک کا سفر طے ہوجائے گا اور اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے جمع پونجی سے ضرورت کی چند اشیاء، کپڑے اور ایک خیمہ خرید لیا۔ صرف یہی تیاری تھی جو کہ آپ تینوں نے اس طویل اور دشوار گزار سفر کے لئے کی تھی۔ دعاؤں اور ان چند چیزوں کے علاوہ کوئی بھی رخت سفر آپ لوگوں نے نہ باندھا تھا اور نہ ہی کوئی زاد راہ جمع کیا تھا۔ جہاں یہ سفر آپ لوگوں کے لئے مشکل اور کٹھن تھا وہیں یہ اللہ تعالیٰ کے آپ سے محبت و پیار کے سلوک کا ثبوت ہے۔

سفر کا آغاز

اس عظیم الشان سفر کا آغاز 20 اگست 1981ء کو ہوا۔ آئیوری کوسٹ سے دعا کے بعد آپ روانہ ہوکر سفر کی پہلی منزل گھانا پہنچے اور مکرم عبد الوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا سے شرف ملاقات پایا اس کے بعد ٹوگو کے لئے روانہ ہوئے۔ ٹوگو پہنچنے کے بعد بینن کے لئے روانہ ہوئے مگر سرحد بند ہوجانے کے باعث رات ٹوگو اور بینن کی سرحد پر گذاری۔ اگلے روز بینن کو عبور کرتے ہوئے نائیجیریا کے دار السلطنت لاگوس پہنچے۔ لاگوس مشن میں دو روز قیام کے بعد کیمرون کے لئے روانہ ہوتے وقت مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب نائیجیریا نے دعاؤں کے ساتھ ان راہیان دربار خلافت کو رخصت کیا اور پچاس ہزار نیرے تحفتاً عطا کئے۔ نائیجیریا سے اگلی منزل کیمرون تک کا سفر انتہائی مشکل اور تکلیف دہ تھا بالآخر 24 گھنٹے کے بعد اس طویل سفر کا اختتام ہوا اور آپ لوگ کیمرون کی سرحد پر پہنچ گئے۔

مصائب سفر کا آغاز

سفر کے آغاز میں صرف چند مشکلات کا سامنا تھا لیکن کیمرون کی سرحد پر پہنچنے پر مکرم عمر معاذ صاحب کولیبالی اور ان کے ساتھیوں کی مشکلات کا حقیقی طور پر آغاز ہوا۔ یہاں پہنچ کر علم ہوا کہ ان کے ساتھی دوست مکرم عبد الرحمان کناتے صاحب کے پاس پاسپورٹ ہی نہیں ہے۔ سرحد پر موجود کمشنر صاحب نے مکرم عمر معاذ صاحب کولیبالی اور مکرم صدیق دُمبیا صاحب کو تو دس ہزار فرانک سیفا فی کس ادائیگی کے بعد کیمرون میں داخلے کی اجازت دے دی لیکن مکرم عبد الرحمان کناتے صاحب کو داخلہ کی اجازت دینے سے صاف انکار کر دیا بالآخر باقی ساتھیوں کی مداخلت کے نتیجہ میں مزید پندرہ ہزار فرانک سیفا کی ادائیگی کے بعد ان کو بھی اجازت دے دی گئی۔ یوں ان اصحاب نے کیمرون کو عبور کیا اور چاڈ کی سرحد پر پہنچ گئے۔ کیمرون اور چاڈ کی سرحد پر ایک دریا بہتا ہے اور یہی دریا مکرم صدیق دُمبیا صاحب کو سفر سے پہلے خواب میں دکھایا گیا تھا۔ شام کے چھ بج چکے تھے۔ اس مذکورہ دریا کو کشتی کے ذریعہ عبور کر کے چاڈ میں داخل ہو گئے۔

چاڈ میں داخل ہونے پر ایک خیر خواہ سے ملاقات ہوئی۔ اس نے مشورہ دیا کہ چونکہ چاڈ اور لیبیا کے درمیان حالات کچھ زیادہ اچھے نہیں ہیں اس لئے کمشنر صاحب کے پاس ویزہ کے لئے جائیں لیکن اپنی منزل مقصود لیبیا کی بجائے مصر بتائیں۔ کمشنر صاحب کے پاس جانے سے قبل مکرم عبد الرحمان کناتے صاحب کو پاسپورٹ نہ ہونے کے باعث ان کے ساتھیوں نے شہر کی جامع مسجد پہنچنے کے لئے کہا اور خود ویزہ کے حصول کے لئے کمشنر صاحب کے پاس پہنچ گئے۔ کمشنر صاحب نے ویزہ دینے سے انکار کر دیا جو کہ اس وقت سخت پریشانی کا باعث بنا۔

کمشنر صاحب کے دفتر کے باہر ان کی ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی یہ وہی نوجوان تھا جو مکرم صدیق دمبیا صاحب کو خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس نوجوان نے جو خود کو مالین ظاہر کرتا تھا انہیں رہائش دلانے کا یقین دلایا۔ کمشنر صاحب کے پاس سے حسب پروگرام جب وہ مکرم عبد الرحمان کناتے صاحب کو جامع مسجد لینے کے لئے پہنچے تو انہیں وہاں نہ پایا اور تلاش بسیار کے باوجود ان کی کوئی خبر نہ ملی۔ مجبوراً اس نوجوان کی پیشکش قبول کرتے ہوئے رات گزارنے کی غرض سے اس نوجوان کی رہائش گاہ پر پہنچے۔ اگلے روز ایک مرتبہ پھر تلاش کا آغاز کیا مگر مکرم عبد الرحمان کناتے صاحب کا کہیں پتہ نہ چل سکا۔ حالات کچھ ایسے پیش آئے کہ 20 دن انہیں اسی نوجوان کے گھر گزارنا پڑے۔ ان 20 روز کے قیام نے ان کے مادی زاد راہ کو ختم کر ڈالا۔ سخت پریشانی لاحق تھی اور دعا گو تھے کہ اللہ تعالیٰ رہنمائی فرمائے اور اس مصیبت سے نجات بخشے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ان کے بچھڑے ہوئے ساتھی مکرم عبد الرحمان کناتے صاحب اچانک 20 روز بعد ان سے بازار میں آملے۔

مکرم عمر معاذ صاحب کولیبالی کی دو خوابیں

مکرم عمر معاذ صاحب کولیبالی کو ایک رات خواب میں آواز آئی کہ کامیابی کے خواہاں ہو تو کتے بن جاؤ اور اگلے روز خواب میں دیکھا کہ انہوں نے فوجی وردیاں پہن رکھی ہیں۔ موخر الذکر خواب کی تعبیر یہ کی کہ انہیں فوج میں بھرتی ہونا پڑے گا۔ اس سلسلے میں ان کا پہلا خیال چاڈ میں موجود لیبیا کے فوجیوں کی طرف گیا چنانچہ لیبیا کے فوجی آفیسر کے ساتھ

رابطہ کے لئے ان کے فوجی کیمپ پہنچے۔فوجی آفیسر نے تفتیش کی غرض سے ان تینوں اصحاب سے کئی سوالات کئے جس پر انہوں نے عرض کیا کہ ہم فوج میں بھرتی ہونے کی غرض سے آئے ہیں اور جس محاذ پر چاہیے ہمیں بھجوا دیا جائے۔ہم فلسطین جانے کے لئے بھی تیار ہیں جہاں پر اسرائیل نے انتہائی ظلم اور زیادتی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔آپ کا یہ فقرہ سن کر اس فوجی آفیسر کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔اس نے کہا کہ اگر آپ ہوش میں ہیں تو یہ فقرہ دوبارہ دہرائیں۔آپ نے یہ فقرہ دوبارہ دہرایا۔اسے پھر بھی یقین نہیں ہوا اس نے کہا کہ اسے یہ فقرہ لکھ دیں۔چنانچہ آپ تینوں نے یہ عبارت اپنے دستخطوں کے ساتھ لکھ کر دے دی۔تحریر کے بعد فوجی آفیسر نے انہیں آئندہ اتوار کے روز واپس کیمپ پہنچنے کی ہدایت کی۔اتوار کے روز حسب ہدایت جب یہ دربار خلافت کے مسافر فوجی کیمپ پہنچے تو فوج میں بھرتی کرنے کے بجائے انہیں جاسوس سمجھ کر قید لیا گیا۔

قید و بند کی صعوبتیں

قید کے یہ ایام انتہائی سخت اور تکلیف دہ تھے۔آپ تینوں کو باقی قیدیوں کے برعکس جس کال کوٹھری میں رکھا گیا وہاں ہوا کا کہیں سے بھی گزر نہ تھا اور آپ تینوں کا دم گھٹتا تھا۔کھانے پینے کی اشیاء کو زمین پر پھینکا جاتا تھا جو اس خواب کے عین مطابق تھا کہ کامیابی کے خواہاں ہو تو کتے بن جاؤ۔قید و بند کے ان ایام میں جب کبھی بھی آپ لوگوں کو مایوسی ہوتی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا دعاؤں بھرا خط پڑھ کر اپنے آپ کو حوصلہ دیتے اور باقی تمام وقت عبادات قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری میں گزارتے۔

سال 1981ء کی عید الاضحیہ بھی قید کے دوران ہی آئی اور چلی گئی۔حسب روایت عید الاضحیہ کے موقع پر تمام قیدیوں کو عید منانے کا موقع دیا گیا لیکن انہیں یکسر اس خوشی کے موقع سے محروم رکھا گیا بلکہ عید کے روز پانی تک نہ دیا گیا۔شام کے وقت عید منانے کے بعد جب دیگر قیدیوں کو لایا گیا تو انہوں نے حفاظتی عملے کے فوجی سے سوال کیا کہ آپ نے سب قیدیوں کو عید منانے کا موقع دیا لیکن ان کا کیا قصور ہے کہ انہیں اس سے محروم رکھا۔حفاظتی عملے کے فوجی نے ان کی استدعا کو جیلر صاحب تک پہنچا دیا۔

مبشر رؤیا اور لیبیا کے دارالحکومت ٹریپولی روانگی

عید کے روز ہونے والے امتیازی سلوک کے بعد آپ تینوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور بہت دعائیں کیں کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ ہمارا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ تیرے پیارے خلیفۃ المسیح کا دیدار نصیب ہو۔تو ہی اپنے فضل سے ہمارے لئے نجات کی کوئی راہ نکال۔اس گریہ وزاری کے بعد جب رات کو آپ تینوں آرام کی غرض سے لیٹے تو مکرم عمر معاذ صاحب کو لیبالی کو خواب میں آواز سنائی دی کہ آپ تینوں کی عید کل ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور 17 روز کی قید و بند کی صعوبتوں کے بعد انہیں فوجی حکام کی طرف سے پیغام ملا کہ ان کو غلط فہمی کی بنیاد پر قید کر دیا گیا تھا۔اب انہیں فوج میں بھرتی کے ساتھ آزاد کیا جاتا ہے اور انہیں لیبیا کے دارالحکومت ٹریپولی بھجوایا جائے گا اور انہیں کہا گیا کہ اگلے روز تیاری کیساتھ ایئر پورٹ پہنچ جائیں۔

اس پیغام کے بعد سامان لینے کی غرض سے اس مالین نوجوان کے ہاں پہنچے جس نے انہیں چاڈ میں پناہ دے رکھی تھی اور یہ دیکھ کر سخت پریشانی کا سامنا ہوا کہ اس نوجوان نے ان کا سارا سامان فروخت کر ڈالا تھا۔یہ تمام معاملہ بھی مکرم صدیق دیبا صاحب کی خواب کے عین مطابق ہوا جو اللہ تعالیٰ نے سفر سے قبل انہیں آئیوری کوسٹ میں دکھایا تھا کہ چاڈ میں ایک نوجوان ان کیساتھ دھوکا کرے گا۔بہر حال حقیقی زاد راہ یعنی تقویٰ پھر بھی ان کے ساتھ تھا جس تک کسی کی رسائی نہ تھی اور اسی زاد راہ نے انہیں منزل مقصود تک پہنچنے کا حوصلہ دے رکھا تھا۔اس ظاہری بے سرو سامانی کی حالت میں فوجی کیمپ واپس لوٹے۔اگلے روز یہ تینوں اصحاب ٹوگو کے تین نوجوانوں اور ایک لیبین فوجی افسر کے ہمراہ چاڈ سے روانہ ہو کر لیبیا کے دارالحکومت ٹریپولی پہنچے۔

ان کے ہمراہ روانہ ہونے والے فوجی افسر انہیں ایک فوجی کیمپ لے گئے اور ان کی فوج میں بھرتی کے لئے سفارش کا ذکر کیا۔کیمپ کے انچارج نے بھرتی سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ نئے صدارتی حکم کے مطابق وہ کسی افریقن کو بغیر تحریری صدارتی حکم کے بھرتی نہیں کر سکتے۔اس پر مذکورہ فوجی افسر انہیں ایک ہوٹل میں لے گیا اور ہوٹل مینیجر سے کہا کہ یہ افراد حکومتی مہمان ہیں۔رات ہوٹل میں گزاریں گے اور اگلے روز آکر وہ انہیں لے جائیں گے۔

17 روز ہوٹل میں گزر گئے لیکن وہ فوجی افسر انہیں لینے نہ آیا۔اس پر ہوٹل کے مینیجر نے ان تمام اصحاب کو ہوٹل چھوڑنے کے لئے کہا۔ہوٹل سے نکل کر وہ لیبیا کے وزارت داخلہ کے دفتر پہنچے۔وہاں موجود افسر سے درخواست کی کہ آیا ان سے متعلق ان کے دفتر میں کوئی خط و کتابت ہو رہی ہے یا نہیں؟افسر نے جانچ پڑتال کے بعد کہا کہ ہمیں تو یہ تک علم نہیں کہ آپ لیبیا میں داخل کیسے ہوئے؟اس لئے بہتر یہی ہوگا کہ آپ یہاں سے واپس اپنے ملکوں کی طرف لوٹ جائیں۔

وزارت داخلہ کے جواب سے آپ سب بہت مایوس ہوئے اور سمجھے کہ اب آخری امید لیبیا کے صدر مملکت ہی ہیں اس لئے ان کے سامنے اپنی عرضی پیش کی جائے چنانچہ وزارت داخلہ کے دفتر سے باہر آنے کے بعد آپ سب افراد صدارتی محل کا پتہ پوچھ کر محل پہنچے اور سیکیورٹی پر مامور محافظ سے اپنے آنے کا مدعا بیان کیا اور محل میں داخل ہونے کی اجازت چاہی۔سیکیورٹی پر مامور محافظ نے ان کا پیغام اپنے ایک افسر بالا فوجی کیپٹن تک پہنچا دیا۔

لیبیا سے ملک بدری کے احکام

صدارتی محل کے کیپٹن صاحب مکرم عمر معاذ صاحب کو لیبالی اور ان کے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے اور تمام معاملہ کی تفصیلات معلوم کیں اور جس ہوٹل میں وہ 17 روز گزار چکے تھے اس کے مینیجر کو فون کر کے ان کے بیانات کی تصدیق کروائی۔اپنی تحقیقات مکمل کرنے کے بعد کیپٹن صاحب نے ہوٹل کے مینیجر کو فون کر کے کہا کہ ان لوگوں کے قیام کے اخراجات حکومت ادا کرے گی ان کا ہوٹل میں رہائش کا انتظام کر دیا جائے۔اس کے ساتھ ہی کیپٹن صاحب نے مکرم عمر معاذ صاحب کو لیبالی اور ان کے ساتھیوں کو ہدایت کی وہ ہوٹل تشریف لے جائیں۔ان سے متعلق جو بھی فیصلہ ہوگا اس کی اطلاع انہیں کر دی جائے گی۔

اگلے روز کچھ فوجی کمانڈوز ہوٹل تشریف لائے اور تمام احباب کو ایک فوجی کیمپ میں لے گئے جہاں صدارتی محل والے کیپٹن صاحب بھی موجود تھے۔فوجی حکام کی طرف سے مکرم عمر معاذ صاحب کو لیبالی اور ان کے ساتھیوں کیساتھ گزرا تمام معاملہ قلمبند کیا گیا جس کے بعد ان تمام افراد کو ہوٹل واپس پہنچا دیا گیا اور کسی بھی صورت میں ہوٹل نہ چھوڑنے کی ہدایات کی گئیں۔اگلے روز مکرم عمر معاذ صاحب کو لیبالی اور ان کے ساتھیوں کو لیبیا کی حکومت کی طرف سے ملک بدری کا حکم نامہ موصول ہوا۔

مکرم عمر معاذ صاحب کو لیبالی کی رؤیا

لیبیا سے ملک بدری کا حکم ملنے کے بعد دیار غیر میں راہیان دربار خلافت کی بے چینی میں اضافہ ہو گیا اور ساتھ ہی یہ خوف بھی آنے لگا کہ کہیں یہ سفر یہیں اختتام نہ ہو جائے۔اس صورتحال میں یہ بے یارو مددگار مسافر خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے سو گئے۔ابھی آنکھ لگی ہی تھی کہ مکرم عمر معاذ صاحب کو لیبالی نے اپنے ساتھیوں کو جگا کر کہا کہ انہیں ابھی خواب میں ایک آواز سنائی دی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بہت درود شریف پڑھیں اور سورۃ کوثر کا بکثرت ورد کریں۔

خواب میں دیئے گئے پیغام کے بعد تمام احباب نے رات خدا تعالیٰ کے حضور آہ و بکا کرتے ہوئے گزاری۔حکومت لیبیا نے تو ان کی ملک بدری کا حکم نامہ جاری کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کچھ اور ہی مقدر کر دیا تھا۔صبح فوجی گاڑی میں ان احباب کو ایئر پورٹ پر لایا گیا اور چاڈ یا آئیوری کوسٹ بھجوانے کے لئے مختلف فلائیٹس میں جگہ کی تلاش ہوتی رہی۔دوپہر تک اس مسئلے کا جب کوئی حل سامنے نہ آیا تو ان تمام احباب کو واپس فوجی کیمپ بھجوا دیا گیا۔

اسی اثناء میں لیبیا اور چاڈ کی حکومتوں کے درمیان پہلے سے خراب معاملات مزید سنگین صورت اختیار کر گئے۔اس کشیدگی کے باعث لیبیا کی حکومت نے اپنی افواج کو چاڈ سے واپس بلانے کا فیصلہ کر لیا۔اس کشیدہ صورتحال کے باعث مکرم عمر معاذ صاحب کو لیبالی اور ان کے ساتھیوں کی ملک بدری کا مسئلہ پس منظر میں چلا گیا اور آپ لوگوں کو 20 روز فوجی کیمپ میں گزارنے پڑے۔

20 روز گزر جانے کے بعد مکرم عمر معاذ صاحب کو لیبالی اور ان کے ساتھیوں نے صدارتی محل کے کیپٹن صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے خط لکھا کہ فوجی حکام کی ضیافت بہت مثالی ہے جس کے لئے وہ بہت شکر گزار ہیں لیکن بغیر کسی عوض کے یہ مہمان نوازیاں ان پر بہت گراں گزر رہی ہیں لہٰذا ازراہ مہربانی اگر ان کی ملک بدری کا فیصلہ کیا جا چکا ہے تو ان کی درخواست ہے کہ لیبیا کی حکومت اس کو عملی جامہ پہنائے وگرنہ فوج میں کوئی خدمت یا کوئی دوسرا کام ہمارے سپرد کر دیں جس کے لئے وہ مکمل طور پر تیار ہیں۔

اگلے روز کیپٹن صاحب کی طرف سے خط کا جواب موصول ہوا کہ ان کے چھاؤنی میں قیام کے دوران ان پر فوجی حکام کی طرف سے تحقیق نظر رکھی گئی تھی جس کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ آپ سب کا کردار قابل قدر اور مثالی ہے۔لہٰذا آپ لوگوں کی ملک بدری نہیں ہو

گی بلکہ لیبیا کی حکومت کی طرف سے آپ کے لئے رہائش کا انتظام اور کام کی تلاش کی جائے گی۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو
(کلامِ محمود)

یہ سفر قبولیت دعا کے نشانات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ایک حکومت جو کہ ملک بدری کے احکامات جاری کر چکی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور کی گئی دعاؤں کے سبب اب رہائش اور روزگار کا انتظام کر رہی ہے۔ چنانچہ اس صدارتی محل کے کیپٹن صاحب نے شہر میں ان کی رہائش کے لئے مکان تلاش کر کے دیا اور کچھ عرصہ بعد کام بھی مل گیا اور فوجی شناختی کارڈ کے ذریعہ سے ان کو نقل و حرکت کی بھی سہولت میسر آ گئی۔

ان سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لیبیا کے دارالحکومت میں سات ماہ تک مسلسل آپ لوگوں کو کام کرنے کا موقع ملا لیکن اس تمام عرصہ میں آپ تینوں نے ہر روز اللہ تعالیٰ کے حضور یہ التجائیں کیں کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ یہاں آنے کا ہمارا مقصد ہر گز دنیاوی کمائی کرنا نہیں بلکہ ہمارا مقصد تو دربارِ خلافت میں حاضر ہونا ہے جس کی یہاں کوئی تدبیر معلوم نہیں ہوتی ہے۔ پس تو ہی اپنے فضل سے کوئی راہ ہمارے لئے اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہونے کی نکال۔ چنانچہ ایک رات مکرم صدیق دبیا صاحب نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ارض ابراہیم علیہ السلام کی طرف سفر کر رہے ہیں۔ یہ خواب جب مکرم صدیق دبیا صاحب نے اپنے ساتھیوں کو بیان کی تو سب نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اب ان کی اگلی منزل ارض ابراہیم علیہ السلام ہو گی۔

ارض شام و لبنان کا سفر

مکرم صدیق دبیا صاحب کی خواب کے کچھ روز بعد یہ اطلاع موصول ہوئی کہ اسرائیل نے لبنان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ لیبیا کے صدر کرنل قذافی صاحب نے اس جنگ میں اسرائیل کے خلاف اعلان جہاد کرتے ہوئے رضا کاروں کو شرکت کی دعوت دی۔ اس اعلان کے سنتے ہی آپ تینوں نے صدارتی محل کے کیپٹن صاحب سے رابطہ کیا اور اسرائیل کے خلاف جہاد میں شرکت کی خواہش کا اظہار کیا۔ کیپٹن صاحب نے جواباً کہا کہ ایک جہاز کل لبنان کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔ اس لئے کل ایئر پورٹ پر رپورٹ کریں۔ کیپٹن صاحب کی ہدایت کے مطابق ضروری تیاری کے بعد آپ تینوں لبنان روانگی کے لئے ایئر پورٹ پہنچ گئے۔

ایئر پورٹ پہنچنے پر اطلاع ملی کہ لبنانی ایئر پورٹ جہاں ان کی فلائٹ کو اترنا تھا اسرائیلی فوج نے تباہ کر دیا ہے لہٰذا جہاز کا وہاں اترنا ممکن نہیں۔ چنانچہ اس صورتحال میں لبنان جانے والے جہاز کو شام کی طرف روانہ کر دیا گیا اور اس طرح آپ تینوں لیبیا سے شام کے دارالحکومت دمشق پہنچ گئے۔

دمشق سے 7 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک کیمپ فلسطینی کیمپ کے نام سے قائم کیا گیا تھا اور اسی کیمپ میں آپ تینوں کا قیام ہوا۔ ایک روز شام کے کھانے کے بعد آپ تینوں کو لبنانی سرحد کی طرف روانگی کا حکم ملا جس پر مکرم عمر معاذ صاحب کو لیبالی اور ان کے ساتھیوں نے عرض کی کہ جنگی محاذ پر جانے سے قبل انہیں فوجی تربیت کی ضرورت ہے۔ کیمپ کے فوجی افسر نے درخواست کو قبول کرتے ہوئے آپ تینوں کو دو ماہ کی فوجی تربیت دینے کا فیصلہ کیا۔

آپ کو فوجی تربیت کی غرض سے ایک فوجی کیمپ سبعۃ ابول میں رکھا گیا جہاں آپ کو مسلسل دو ماہ تک فوجی مشقیں کروائی گئیں۔ آپ تینوں نے ان مشقوں میں بڑی محنت سے حصہ لیا۔ اس کیمپ میں صرف آپ تین ہی نمازی تھے جبکہ جہاد کے نام پر جمع ہونے والے باقی تمام عربی و عجمی بے نمازی تھے۔ آپ کے افسر مکرم ابو علی صاحب آپ تینوں کی فوجی مشقوں میں محنت کے علاوہ باقی باتیں بھی بغور مشاہدہ کر رہے تھے۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فوجی کیمپ میں قیام کے دوران چند ایسے واقعات پیش آئے جن کی وجہ سے کیمپ کے افسران کی نظر میں آپ تینوں کا مقام اور بھی بڑھ گیا۔ ان واقعات میں سے ایک واقعہ یہ ہوا کہ ایک رات پہرہ کی ڈیوٹی کے دوران خود کیمپ کے افسر نے پوسٹوں کی چیکنگ کی تو سوائے آپ تینوں کے باقی تمام فوجیوں کو ان کی پوسٹ پر سوئے ہوئے پایا۔

دو ماہ کی ٹریننگ کے بعد کیمپ کے افسر نے میدان جنگ میں روانگی سے قبل تمام فوجیوں کو اکٹھا کیا اور آپ تینوں کو مثال کے طور پر پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس کے پاس آپ جیسے صرف چالیس فوجی ہوتے تو وہ تمام دشمنوں پر غالب آ جاتا۔ اس کے بعد کیمپ میں موجود تمام فوجیوں کو مختلف گروپس میں تقسیم کر کے میدان جنگ میں بھیجا جانے لگا۔ جس روز آپ کے گروپ کی باری تھی اس روز خدائی تصرف کے ماتحت مکرم صدیق دبیا صاحب کی صحت اچانک خراب ہو گئی جس کی وجہ سے آپ تینوں اس روز اپنے گروپ کے ہمراہ روانہ نہ ہو سکے۔ یہ تمام معاملہ اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر کے تحت ہوا کیونکہ جو فوجی بھی آپ کے گروپ میں سے اس روز میدان جنگ میں گئے تھے وہ تمام مارے گئے اور ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہیں بچا۔ لہٰذا اس طرح ایک بار پھر اللہ تعالیٰ نے آپ تینوں کو موت کے منہ سے بچا لیا۔

مکرم صدیق دبیا صاحب کی صحتیابی کے بعد دوسرے گروپ میں آپ تینوں بذریعہ جہاز شام سے لبنان کے شہر البقاء روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچے تو سخت جنگ جاری تھی۔ چاروں اطراف تباہی کے مناظر تھے اور ہر جانب سے بم اور گولیاں برس رہی تھی۔ جنگ کے دوران بھی آپ تینوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری جاری رکھی کہ اے اللہ! ہماری منزل ہمارے آقا کے مبارک قدموں میں ہے پس تو ہی اپنے فضل سے اس کی کوئی راہ نکال۔

مبشر رؤیا

جنگ کے دوران ایک رات مکرم عمر معاذ صاحب کو لیبالی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور آپ حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاؤں مبارک دبا رہے ہیں۔ خواب میں آپ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ آپ لوگوں کا سفر بہت کٹھن اور مشکل ہو گیا ہے۔ اس پر حضور رحمہ اللہ نے آپ کو ارشاد فرمایا:

سورۃ الاخلاص اور معوذتین کا بکثرت ورد کریں

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بعد آپ کی آنکھ کھل گئی۔ اس وقت جنگ اپنے جوبن پر تھی اور ہر طرف سے شدید حملے ہو رہے تھے۔ ان ایام میں آپ تینوں نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ہر گھڑی مذکورہ سورتوں کا ورد جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے طفیل جنگ کے شدید ترین ایام میں جہاں ہر طرف سے خون ریزی تھی معجزانہ طور پر آپ لوگوں کی حفاظت کی اور ہر قسم کی معذوری سے محفوظ رکھا۔ چھ ماہ کے طویل عرصہ بعد اقوام متحدہ کی جانب سے فریقین میں جنگ بندی کروا دی گئی اور اس خون ریز جنگ کا خاتمہ ہوا۔ جنگ کے اختتام پر آپ تینوں دوسرے فوجیوں کے ہمراہ لبنان سے واپس شام آ گئے اور شام سے تمام رضا کاران اپنے اپنے ممالک اور علاقوں کی طرف روانہ ہونے لگے۔

ملک شام سے پاکستان کا سفر

شام میں آپ کے فوجی افسروں نے آپ تینوں کو بلا کر شکریہ ادا کیا اور آپ سے مستقبل کے حوالے سے خواہش دریافت کی۔ اس پر آپ لوگوں نے پاکستان جانے کی خواہش کا اظہار کیا اور افسران سے درخواست کی کہ آپ تینوں کے پاکستان جانے کا انتظام کروا دیا جائے۔ اس کے علاوہ آپ کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ افسران نے آپ تینوں کے پاسپورٹ لے کر ویزہ کے حصول کے لئے پاکستان کے سفارت خانے میں بھجوا دیئے۔ اس وقت پاکستانی سفارت خانہ کسی کو بھی پاکستانی ویزہ جاری نہیں کر رہا تھا۔ فوجی افسران کی جانب سے ویزوں کے حصول کی بہت کوشش کی گئی مگر پاکستانی سفارت خانہ نے ان جنگی حالات کے باعث ویزوں کے اجراء سے صاف معذرت کر لی۔

ویزوں کے حصول میں ناکامی کے بعد فوجی افسران نے آپ لوگوں کو بلایا اور معذرت کرتے ہوئے کہا کہ وہ بہت ہی شرمندہ ہیں کہ آپ لوگوں نے تو جان پر کھیل کر ان کی مدد کی مگر وہ آپ لوگوں کے لئے ویزہ تک نہ حاصل کر سکے۔ اگر آپ لوگوں کی کسی اور صورت میں مدد ہو سکے تو وہ ضرور آپ کی مدد کے لئے تیار ہیں۔ تب آپ تینوں نے فوجی افسران کے سامنے درخواست کی کہ آپ تینوں کے پاکستان تک کے ہوائی ٹکٹ کا انتظام کر دیا جائے۔ آپ لوگوں کو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں داخل ہونے کا کوئی نہ کوئی انتظام ضرور کر دے گا۔ اس پر مذکورہ فوجی افسران نے دمشق سے کراچی تک کے جہاز کے ٹکٹ خرید کر آپ کے حوالے کر دیئے۔

آپ تینوں یہ ٹکٹیں دیکھ کر اس قدر خوش ہوئے کہ کچھ رقم کے علاوہ اپنی تمام جمع شدہ رقم کو غرباء میں تقسیم کر دیا۔ وہاں موجود تمام لوگ حیران تھے کہ آپ تینوں کو کیا ہو گیا ہے؟ مگر لوگوں کو آپ تینوں کو خلیفۂ وقت کے دیدار کی خوشی کا اندازہ ہی نہ تھا۔ جس منزل کے حصول کا اندازہ آپ تینوں نے دس سال مقرر کیا تھا اب اس منزل کے طے ہونے کے آثار صرف ڈیڑھ سال بعد نظر آ رہے تھے۔ کراچی روانگی سے قبل آپ تینوں نے خدا تعالیٰ کے حضور بہت دعائیں کیں کہ اے اللہ! ہمارے پاس پاکستان میں داخل ہونے کا اجازت نامہ نہیں تو جو ہر چیز کی قدرت رکھنے والا ہے اس مرحلے پر بھی ہمیشہ کی طرح ہماری مدد کو آ اور اپنا فضل فرماتے ہوئے اس مشکل کو ہمارے لئے آسان بنا دے۔

پاکستان روانگی کے مقررہ روز آپ تینوں فوجی گاڑی میں بیٹھ کر ایئر پورٹ روانہ ہوئے۔ راستہ خراب ہونے کے باعث آپ لوگ تاخیر سے ایئر پورٹ پہنچے اور اس تاخیر کے ہونے میں بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر نے کام کیا۔ جب آپ لوگوں کے ایئر پورٹ پہنچے تو جہاز کے اڑان بھرنے کا وقت ہو چکا تھا اور جہاز کے نیچے سے سیڑھی ہٹائی جا رہی تھی۔ اس موقع پر ویزہ چیکر نے جب آپ تینوں کو تیزی سے آتے دیکھا تو ایک بلند آواز لگائی کہ ویزہ چیک کرنے کا وقت نہیں آپ لوگ جلد جہاز میں داخل ہو جائیں۔ اس طرح آپ خدائی تصرف کے تحت بغیر ویزہ

چیک کروائے ہی جہاز میں داخل ہوگئے۔ آپ لوگوں کے سوار ہوتے ہی رات گیارہ بجے جہاز نے کراچی کی جانب اڑان بھری۔ اس موقع پر آپ تینوں کے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گئے اور بے اختیار زبانوں پر حمد الٰہی جاری ہوگئی۔ مورخہ 28 نومبر 1982ء کی صبح فجر کے وقت جہاز اپنی منزل کراچی پہنچ گیا۔

کراچی ائیر پورٹ پر پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کا سامنا

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے خاص فضل سے آپ تینوں نے وہ سفر طے کیا جو کہ بادیٔ النظر میں ناممکن اور خود کو ہلاک کرنے کے مترادف تھا۔ کراچی پہنچنے پر آپ لوگوں کی اگلی منزل خلیفۃ المسیح کی پیاری بستی ربوہ تھی جس تک پہنچنے سے پہلے آپ لوگوں کا سامنا پاکستان میں موجود جماعت احمدیہ کی اندھا دھند مخالفت سے ہوا۔

جہاز سے اترنے کے بعد آپ تینوں فجر کی نماز کی ادائیگی کے بعد اِمیگریشن کاؤنٹر پر گئے جہاں آپ لوگوں کا واسطہ جماعت احمدیہ کے مخالف آفیسر سے پڑا۔ اس آفیسر نے آپ کا ویزہ نہ دیکھ کر پوچھا کہ آپ کے پاس ویزہ نہیں ہے اور پاکستان آنے کا مقصد کیا ہے؟ آپ لوگوں نے جواب دیا کہ آپ لوگ کسی دنیاوی کاروبار یا کسی دنیاوی غرض سے یہاں تشریف نہیں لائے بلکہ صرف اپنے دین کی خاطر یہاں آئے ہیں۔ دین کا لفظ سن کر وہ آفیسر بہت خوش ہوا اور آپ تینوں کے پاسپورٹ پر مقررہ رقم لے کر ویزے لگا دیئے۔

ویزہ لگانے کے بعد اس نے سوال کیا کہ آپ لوگ پاکستان میں اجنبی ہیں۔ یہاں آپ کی اگلی منزل کہاں ہے؟ اس پر آپ لوگوں نے جواب دیا کہ یہاں سے آپ لوگوں نے ربوہ جانا ہے۔ ربوہ کا نام سن کر وہی آفیسر جو آپ تینوں کے ساتھ انتہائی احترام و محبت کا سلوک کر رہا تھا طیش میں آ گیا اور غصہ میں آپ لوگوں کو مخاطب کر کے پوچھا:

Are you Mirzai?

کہ کیا آپ مرزائی ہیں؟

آپ کو پتہ نہ تھا کہ مرزائی کیا ہوتا ہے لہٰذا آپ نے جواب دیا:

No we don't know what is Mirzai?

یعنی ہم نہیں جانتے کہ مرزائی کیا ہے؟

Are you Qadiani?

کہ کیا آپ قادیانی ہیں؟

اس کا بھی آپ کو پتہ نہ تھا لہٰذا آپ نے جواباً کہا:

No we do not know what is Qadiani?

کہ آپ کو نہیں پتا کہ قادیانی کیا ہیں؟

اس نے شدید غصے سے پوچھا:

Are you Ahmadies?

کہ کیا آپ احمدی ہیں؟

اس پر آپ سب نے بیک زبان جواب دیا:

Yes,yes,we are Alhamdolillah Ahmadies.

کہ جی جی ہم الحمد للہ احمدی ہیں۔

آپ لوگوں کے جواب سن کر آفیسر کے غصہ میں مزید اضافہ ہو گیا اور اس نے غصہ میں کچھ سوچنا شروع کر دیا۔ قریب کھڑے ایک شریف النفس انسان نے جو کہ یہ سارا معاملہ دیکھ رہے تھے اس آفیسر کے پاس آئے اور اردو زبان میں غالباً انہیں یہ سمجھایا کہ دیکھو! یہ لوگ غیر ملکی ہیں اور آپ کے اس طرح کے رویہ سے ان غیر ملکیوں پر برا تاثر پڑے گا اور ملک کی بدنامی بھی ہوگی اس لئے براہ کرم ان لوگوں کو جانے دیں۔ جس کے بعد اس آفیسر نے آپ لوگوں کے پاسپورٹ واپس کرتے ہوئے فوری جگہ چھوڑنے کا کہا۔ آپ تینوں نے اپنے پاسپورٹ اٹھائے اور ائیرپورٹ سے باہر آگئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اس مرحلے پر بھی آپ لوگوں کا ساتھ دیا۔ ائیر پورٹ پر جماعت احمدیہ کے خلاف آفیسر کا رویہ آپ لوگوں کے لئے بہت حیرت کا باعث تھا کیونکہ اس وقت تک آپ لوگوں کو پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کا اندازہ نہیں تھا۔

کراچی سے ربوہ کا سفر

ائیرپورٹ سے باہر آنے پر ایک نیک دل راہگیر نے بتایا کہ ربوہ جانے کے لئے آپ لوگوں کو کراچی ریلوے اسٹیشن سے بذریعہ ریل جانا پڑے گا اور انہی کی مدد سے ٹیکسی کے ذریعے کراچی ریلوے اسٹیشن پہنچ گئے۔ اسٹیشن پہنچ کر آپ تینوں نے لوگوں سے پوچھنا شروع کیا کہ ربوہ جانے والی ریل گاڑی کا ٹکٹ کہاں سے ملے گا؟ آپ لوگوں کے یہ الفاظ وہاں موجود ایک آنکھ سے معذور مولوی صاحب نے بھی سن لئے جس پر اپنی مولویانہ فطرت کے مطابق ان مولوی صاحب کو وہاں زہر پھیلانے کا موقع مل گیا۔ آپ کے ٹکٹ گھر پہنچنے سے پہلے ہی وہ لائن میں موجود لوگوں کو بہلاتے ہوئے ٹکٹ گھر کے کاؤنٹر پر پہنچ گئے اور کچھ الفاظ کہہ کے واپس آگئے۔ جب آپ اپنی باری پر کاؤنٹر پہنچے تو ٹکٹ بیچنے والے نے آپ لوگوں سے مقررہ قیمت سے دوگنی قیمت کا مطالبہ کر دیا۔ آپ لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کیا ماجرہ ہے؟ تب آپ نے ایک اور کاؤنٹر کا رخ کیا مگر اس سے پہلے کہ آپ اس کاؤنٹر پر پہنچتے مولوی صاحب اپنا زہر وہاں بھی پھیلا چکے تھے اور اس کاؤنٹر پر بھی موجود ریلوے ملازم صاحب نے آپ لوگوں سے دوگنی قیمت کا مطالبہ کیا۔ یہ سن کر آپ کو بہت حیرت ہوئی اور آپ لوگ وہاں سے بھی واپس آگئے۔

آپ اسٹیشن پر کھڑے ٹکٹ کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی مدد کے لئے ایک نیک فرشتہ صفت نوجوان کو متعین کیا۔ یہ نوجوان جو آپ لوگوں کیساتھ ہو رہا تھا وہ سارا معاملہ دیکھ رہا تھا۔ وہ آپ لوگوں کے پاس آیا اور ادب سے سلام عرض کیا۔ سلام کے بعد اس نے کہا کہ وہ احمدی تو نہیں ہے مگر وہ احمدیت کو پسند کرتا ہے۔ اس کے بعد اس نے آپ لوگوں کو درست قیمت پر ٹکٹ خرید دیئے اور ساتھ یہ نیکی بھی کمائی کہ ریل میں رش کے باوجود آپ لوگوں کے بیٹھنے کے لئے جگہ تلاش کر کے دی۔ آپ لوگوں نے اس شخص کا شکریہ ادا کیا اور اس کے کچھ دیر بعد ریل کراچی سے روانہ ہوئی۔

ہر اس اسٹیشن پر جس پر گاڑی رکتی تھی آپ لوگ بے چین ہو کر ربوہ کے بارے میں پوچھنے لگ جاتے۔ غرض یہ سفر جتنا کم تھا اتنا ہی مشکل سے گزر رہا تھا اور آپ جلد سے جلد ربوہ پہنچنا چاہتے تھے۔ آخر خدا خدا کر کے گاڑی فیصل آباد اسٹیشن پر پہنچی اور فیصل آباد سے کچھ نئے مسافر سوار ہوئے جن میں ایک مسافر مکرم انوار محمد صاحب بھی تھے۔ آپ لوگوں نے جب ان سے ربوہ کا پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ربوہ یہاں سے کچھ ہی فاصلے پر ہے نیز بتایا کہ وہ ربوہ اسٹیشن پر ملازمت کرتے ہیں۔ ربوہ کے قریب ہونے کے بارے میں سن کر آپ کی جان میں جان آئی اور بے انتہاء تسلی ہوئی کہ اب آپ جلد ہی اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ اسکے تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک اسٹیشن پر رکی۔ اس ریلوے کارکن نے آپ کو آواز دی کہ آپ لوگ اتر جائیں آپ کی منزل ربوہ شہر آ گیا ہے۔ یہ سنتے ہی آپ کی خوشی کی انتہاء نہ رہی۔ آپ لوگ جلدی جلدی گاڑی سے اترے اور چاروں طرف نظر دوڑا کر ربوہ کی عظیم بستی کو دیکھا اور ساتھ اللہ تعالیٰ کا لاکھ شکر ادا کیا کہ جس نے آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب کیا ہے اور اپنی منزل پر پہنچایا ہے۔

ریلوے کے ملازم صاحب نے ربوہ ریلوے اسٹیشن سے آپ کو جامعہ احمدیہ کا طالب علم سمجھ کر ایک ٹانگے کے ذریعہ سے جامعہ احمدیہ بھجوا دیا۔ جامعہ کے طلباء نے آپ لوگوں کا بہت اچھا استقبال کیا۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء اپنی گفتگو کے دوران بار بار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ استعمال کر رہے تھے۔ الرابع کا لفظ سن کر آپ تینوں نے استفسار کیا تو بتایا گیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وفات ہوگئی ہے (انا للہ و انا الیہ راجعون) اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک دور کا آغاز ہوگیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کی خبر پا کر آپ تینوں کو بے حد دکھ اور سخت تکلیف ہوئی۔ آپ جامعہ احمدیہ تھوڑی دیر ٹھہرے جس کے بعد آپ لوگوں کو دارالضیافت ربوہ لایا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے ملاقات کا شرف

آپ لوگوں کے پہنچنے کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں دی گئی جس کے بعد آپ تینوں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آنحضور ﷺ کا سلام پہنچایا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سلام کا بڑی محبت سے جواب دیا اور بے پناہ محبت وشفقت کا سلوک فرمایا۔ اس کے بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ تینوں سے سفر کے حالات وواقعات سنے۔ اس کے بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مٹھائی منگوائی اور آپ تینوں کو دی۔ ملاقات کے بعد حضور رحمہ اللہ نے آپ تینوں کو داخلے کے لئے جامعہ احمدیہ بھجوا دیا۔

آپ تینوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی اپریل 1984ء میں انگلستان ہجرت کر جانے تک اس سراپا شفیق وجود کی شفقت و محبت کو قریب سے خوب سمیٹنے کا موقع ملا۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح کی ملاقات اور ربوہ کی بستی کے سامنے آپ تینوں کو وہ تمام مصائب و مشکلات چھوٹے لگنے لگے جو اس سفر میں آپ تینوں نے اٹھائے تھے۔

بیشک اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو جب کُنْ کا اشارہ کر دے تو پھر دنیا بھر کے تمام اسباب جمع ہو کر فَیَکُوْن کا عمل شروع کر دیتے ہیں اور پھر اس عمل کو انجام تک پہنچاتے ہیں۔

☆...☆...☆

رپورٹ: عبدالهادی قریشی ۔نمائندہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن (سیرالیون)

جامعة المبشرین سیرالیون میں سیمینار

مورخہ 8 ؍ اپریل 2021 ء کو بعد نماز مغرب و عشاء جامعة المبشرین سیرالیون میں ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز مکرم محترم مولانا سعید الرحمن صاحب امیر و مشنری انچارج سیرالیون کی صدارت میں تلاوتِ قرآن کریم و ترجمہ سے ہوا جس کی سعادت عزیزم مرتضیٰ بینڈو صاحب کو حاصل ہوئی۔ جامعہ کے طلباء کے ایک گروپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے ترنم کے ساتھ پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کے سنایا۔

اس کے بعد آخری سال کے طلباء نے باآواز بلند وقف زندگی کا عہد پڑھ کر سنایا۔ پروگرام کی پہلی تقریر ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول ﷺ‘‘ کے بارے میں تھی۔عزیزم حسن نوحا نے واقعات وتحریرات کی رو سے حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول ﷺ بیان کیا۔

جامعہ کے طلباء کے ایک گروپ نے قصیدہ یاعین فیض اللہ والعرفان پیش کیا جس کے ساتھ اس کا اردو اور انگریزی ترجمہ بھی ترنم کے ساتھ پیش کیا گیا۔

دوسری تقریر مکرم حامد علی بنگورا صاحب استاذ جامعہ نے ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کے احیائے نو‘‘ کے بارہ میں کی اور بتایا کہ کس طرح ایک چیمپئن کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئیوں کے عین مطابق وقت پر آکر اسلام کی تجدید کی اور اسے دوسرے ادیان پر فاتح کیا۔

مکرم امیر صاحب نے طلباء سے اپنے خطاب میں انہیں بتایا کہ وقفِ زندگی کا عہد کوئی عام بات نہیں اور یہ وہ عہد ہے جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیلؑ نے اپنے رب سے کیا تھا اور اسے احسن طور پر پورا کیا۔ اور آپ کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے کئے گئے اپنے اس عہد کو نبھانا چاہیئے۔ اور کوئی دنیاوی آسائش یا تکلیف انہیں ان کے عہد کو پورا کرنے سے روکنے والی نہ ہو۔ دعا کے ساتھ اس بابرکت پروگرام کا اختتام ہوا۔

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا (صحیح بخاری کِتَابُ الِاسۡتِسۡقَاءِ بَابُ مَا یُقَالُ إِذَا مَطَرَتۡ حدیث:1032)

ترجمہ : اے اللہ! نفع بخشنے والی بارش برسا۔

یہ پیارے رسول اکرم حضرت محمد ﷺ کی بابرکت، نفع مند بارش مانگنے کی دعا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قحط پڑا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ! جانور مر گئے اور اہل وعیال دانوں کو ترس گئے۔ آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے، اس وقت بادل کا ایک ٹکڑا بھی آسمان پر نظر نہیں آرہا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو نیچے بھی نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی طرح گھٹا امڈ آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی منبر سے اترے بھی نہیں تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کا پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک سے ٹپک رہا تھا۔ اس دن اس کے بعد اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ (دوسرے جمعہ کو) یہی دیہاتی پھر کھڑا ہوا یا کہ کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! عمارتیں منہدم ہوگئیں اور جانور ڈوب گئے۔ آپ ہمارے لیے اللہ سے دعا کیجئے۔ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ! اب دوسری طرف بارش برساؤ اور ہم سے روک دے۔ آپ ہاتھ سے بادل کے لیے جس طرف بھی اشارہ کرتے، ادھر مطلع صاف ہوجاتا۔ سارا مدینہ تالاب کی طرح بن گیا تھا اور قناة کا نالا مہینہ بھر بہتا رہا اور اردگرد سے آنے والے بھی اپنے یہاں بھرپور بارش کی خبر دیتے رہے۔

(صحیح بخاری کِتَابُ الجُمُعَةِ بَابُ الِاسۡتِسۡقَاءِ فِی الخُطۡبَةِ یَوۡمَ الجُمُعَةِ حدیث:933)

مرسلہ: مریم رحمٰن

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: لئیق احمد عاطف۔ مبلغ و صدر جماعت احمدیہ مالٹا

جماعت احمدیہ مالٹا کی خدمت انسانیت

کرونا وائرس کی وباء کی وجہ سے ہم جس مشکل دور سے گزر رہے ہیں اس کا تقاضا ہے کہ ضرورت کے اس وقت میں ہم ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک، خدمت انسانیت اور یکجہتی کا اظہار کریں۔ خدمتِ انسانیت جو کہ اسلام کا خاصہ ہے کے جذبہ کے تحت جماعت احمدیہ مالٹا کو ضرورتمند انسانیت کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذلک۔

جماعت احمدیہ مسلمہ مالٹا نے ضرورت مند خاندانوں کے لئے مالٹا کمیونٹی چیسٹ فنڈ فاؤنڈیشن کو 10 ہزار ماسکس کا عطیہ پیش کیا۔ یہ عطیہ صدر مملکت مالٹا کے پیلس میں چیئر پرسن مکرمہ مارلین متسی صاحبہ کو پیش کیا گیا۔ مالٹا کمیونٹی چیسٹ فنڈ فاؤنڈیشن، صدر مملکت مالٹا عزت مآب ڈاکٹر جارج ویلا صاحب کی زیر نگرانی فلاحی کاموں کا ادارہ ہے۔ اور صدر

مملکت مالٹا اس کے سرابراہ ہیں۔

اسی طرح مہاجرین کے مراکز میں مقیم خاندانوں کے لئے سینیٹائزر اور پانچ ہزار ماسک بطور عطیہ پیش کئے گئے۔ اس کے علاوہ فاؤنڈیشن فار سوشل ویلفیئر سروسز کے سی ای او مکرم الفریڈ گرشتی صاحب کو سینیٹائزر اور پانچ ہزار ماسک بطور عطیہ پیش کئے گئے تا کہ ضرورت مند افراد میں یہ تقسیم کئے جا سکیں۔

ان مواقع پر ان اعلیٰ عہدیداران کو جماعت احمدیہ کا تعارف اور جماعت کی خدمت انسانیت کے بارہ میں تفصیل سے بتانے کا موقع ملا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو اپنے حضور قبول فرمائے اور ہمیں دکھی انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

پر سوار ہو کر آتا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ دو آدمی سمندر کے کنارے پر تیرا انتظار کر رہے ہیں۔ جب میں وہاں پہنچا تو اُن میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ اس زمانے کا امام مہدی ہے اس کو مان لو۔ جب یہ مبلغ کے پاس آئے تو انہوں نے اُسے کہا کہ اگر میں تمہیں تصویر دکھاؤں کیا تم پہچان لو گے؟ پھر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر اور خلفاء کی تصویریں بھی ساتھ دکھائیں۔ انہوں نے دیکھیں تو ایک تصویر پر فوراً انہوں نے کہا کہ انہی کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر پر ہاتھ رکھا کہ ایک یہی تھے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصویر پر انگلی رکھی کہ دوسرے شخص یہ تھے جو امام مہدی کے ساتھ تھے۔

پھر کہتے ہیں ایک اور خواب میں سنانے والا ہوں۔ (یہ اس کے بعد کی بات ہے جب ہمارے مبلغین اُس گاؤں میں گئے ہیں، اِن کو تصویریں دکھائیں تو پھر ان کو ایک دوسری خواب سنا رہے ہیں)۔ کہتے ہیں کہ آج ہی میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی کار پر آئے ہیں اور مجھے ان آدمیوں کی تصویر دکھاتے ہیں جن کو میں ایک عرصہ سے دیکھ رہا ہوں۔ اور یہ خواب میں نے صبح اپنی بیوی کو سنایا تھا اور کہا کہ آج کچھ مہمان آنے والے ہیں اس لئے آج سارا دن میں کہیں نہیں گیا اور انتظار میں رہا کہ کب آتے ہیں۔ تو آپ ہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا تھا۔ آپ شام کو آئے اور مجھے تصاویر دکھائی ہیں۔ میری خواب پوری ہو گئی ہے۔ اس نے بڑی جرأت سے کہا کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ امام مہدی آ چکا ہے اور احمدیت سچی ہے۔

قلاب ذبیح یوسف صاحب الجزائر کے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے چھوٹی عمر میں ایک رؤیا دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا آدمی مجھے کہتا ہے کہ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو تا کہ میں تمہیں ساتھ لے جاؤں۔ لیکن میں کسی قدر متردّد اور خائف ہوا۔ یہ رؤیا مجھے تقریباً ایک سال تک دکھایا جاتا رہا اور بالآخر میں نے سفید رنگ کے آدمی کی بات مان لی۔ اُس وقت اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا جس کی وضع قطع سے لگ رہا تھا کہ وہ کوئی بڑی شخصیت ہے اور وہی گورے رنگ والے شخص کو میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لانے کا حکم دے رہا تھا۔ تو کئی سال گزرنے کے بعد ایک دن اچانک نائل ساٹ پر ایم۔ ٹی۔ اے پر میں نے اس شخص کو دیکھا جو خواب میں مجھے اپنے ساتھ لے جانے کا کہہ رہا تھا اور پھر اسی چینل پر میں نے اس شخص کو بھی دیکھا جو اس گورے شخص کو ایسا کرنے کا حکم دے رہا تھا۔ میں سخت حیران تھا کہ یہ کون لوگ ہیں اور جب حقیقتِ حال کا علم ہوا تو میں نے یہی سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سب اس لئے دکھایا ہے تا میں مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے اس کی جماعت میں شامل ہو جاؤں۔ لہٰذا میں نے بیعت کر لی۔ خواب میں دکھایا جانے والا سفید رنگ کا آدمی مصطفی ثابت صاحب تھے اور جو ان کو حکم دینے والا شخص تھا کہ اس کو لے آؤ، وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ تھے۔

(خطبہ جمعہ 3/ جون 2011ء)

طلوع و غروب آفتاب

01جون2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:11	18:59
مدینہ منورہ	04:03	19:06
قادیان	03:46	19:29
ربوہ	03:26	19:09
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:24	21:09